سوال

یں آزا(143)تور

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آزادی کے سلسلے میں اسلام کا کیا موقف ہے؟ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام آزادی کے خلاف ہے۔ اگر اسلام آزادی کے حق میں ہے۔ تو اسلام کس حد تک آزادی کا قائل ہے اور کس قسم کی آزادی کی حمایت کرتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں اسلام کا آزادی کے سلسلے میں یہ موقف ہے کہ وہ آزادی کا حامی اور اس کا محافظ ہے اس سلسلے میں امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا جا سکتا ہے۔

بدتم الناس وقد ولدتهم أمهاتهم "

نے لوگوں کو کب غلام بنا لیا حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا۔''

، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ وصیت کی تھی۔

، تكن عبد غيرك وقد جعلك الله حرا"

ں اور کے بندے نہ ہو جاؤ اللہ نے تمھیں آزاد پیدا کیا ہے۔''

ں کے سلسلے میں اسلام کا یہی موقف ہے کہ انسان پیدائشی طور پر آزاد ہے۔ یہ آزادی اللہ کی بخشی ہوئی ہے جسے کوئی انسان اس سے چھیننے میں حق بجانب نہیں ہے۔ چنانچہ ہر انسان کو عقیدے کی آزادی ہے دین کی آزادی ہے فکر کی آزادی ہے سیاسی و اجتماعی آزادی ہے اور سب سے بڑھ کر قول اور تنقید کی

رہ اور دین کی آزادی یہ ہے کہ ہر انسان اس بات کے لیے مکمل آزاد ہے کہ وہ جس دین کو چاہے اختیار کرے جس عقیدے کو چاہے اپنائے۔ یہ آزادی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کسی شخص سے نہیں چھین سکتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ٩٩... سورة يونس

م لوگوں کو مجبور کرو گے حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں۔''

سری جگہ فرماتا ہے:

اہ فِي الدِّينِ... ٢٥٦... سورة البقرة

ے معاملہ میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔''

(4)۔

ہ کی آزادی جو اسلام کی نظر میں ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ لیکن یہ آزادی بھی چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے تاکہ یہ آزادی لوگوں کے ہاتھوں میں کھلواڑ نہ بن جائے کہ جب چاہیں اسلام قبول کر لیں اور تھوڑے دنوں کے بعد جب منہ کا مزہ بدلنا ہو تو مسیحیت اختیار کر لی اور پھر یہودی بن گئے یا پھر دوبارا اسلام قبو

سری آزادی جس کا اسلام قائل ہے۔ وہ ہے فکر کی آزادی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ مثلاً:

قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ... ١٠١... سورة يونس

کہو زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسے آنکھیں کھول کر دیکھو۔''

سری آیت ہے:

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا... ٤٦... سورة سبا

ی صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے کہو میں تمھیں بس ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ خدا کے لیے تم اکیلے اکیلے اور دو دو مل کر اپنا دماغ لڑاؤ پھر غور کرو۔''

اسلام نے لوگوں کو اس بات کی تعلیم دی کہ لوگ اوہام و خرافات پر یقین نہ کریں اور نہ باپ دادا ہی کے کہنے پر بلکہ خود ہی غور و فکر کریں اپنی عقل استعمال کریں اور اس کے بعد فیصلہ کریں کہ کون سا دین حق پر ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن نے توحید و رسالت و آخرت کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے عقلی دلا

اسی فکری آزادی کے نتیجہ میں علمی آزادی میسر آئی۔ اسی علمی آزادی کی بنیاد پر علماء کرام متعدد احکام میں ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں ہر عالم اس بات کے لیے آزاد ہے کہ دلیل کی بنیاد پر کوئی بھی رائے قائم کرے۔ اور یہ اختلاف اسلام کی نظر میں ہرگز معیوب نہیں ہے۔ یہ علمی آزادی ہی۔

ی طرح اسلام کچھ کہنے اور تنقید کرنے کی آزادی عطا کرتا ہے۔ بلکہ بعض موقعوں پر جہاں معاملہ عوامی مصلحتوں سے متعلق ہو کچھ کہنا اور تنقید کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ امت کے کاندھوں پر ڈالا ہے۔ چنانچہ جب کوئی برائی ظاہر ہو یا معاشرے میں عام فساد کا

وَاْمُرِ بِالْمَعروفِ وَانہَ عَنِ الْمُنکَرِ وَاصبرِ علیٰ ما أَصابَکَ...۱۷... سورة لقمان

کا حکم دو۔ برائی سے روکو اور جو مصیبت آئے اس پر صبر کرو''

ام کی تعلیمات ایک نظر ان تعلیمات پر ڈالیے اور ان کا مقابلہ غیر اسلامی حکومتوں سے کیجیے جہاں کچھ کہنے کی آزادی نہیں ہے۔ وہی کہنے کی اجازت ہے جو حکومت کہتی ہے ورنہ قید و بند کی مصیبتیں جھیلنے کے لیے تیار ہو جائیے اسلام اس نظریے کے خلاف ہے۔ اسلام نے ہر شخص کو مکمل آزادی دی ہے کہ وہ

أُذِنَ لِلَّذينَ يُقتَلونَ بِأَنَّهُم ظُلِموا...۳۹... سورة الحج

ی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔''

یا PrivateLife سے تعبیر کرتے ہیں اور وہ یہ کہ انسان شخصی طور پر مکمل آزاد ہے چاہے زنا کرے، شراب پیے یا کوئی اور گناہ کا کام کرے۔ اسلام اس کفر و فسق کی آزادی کا قائل نہیں ہے۔ اسلام حقوق و مصالح کی آزادی کا قائل ہے۔ جیسا کہ میں نے اوپر واضح کیا۔ اسلام اس آزادی کا قائل نہیں ہے

جس میں اپنا یا دوسروں کا نقصان پوشیدہ ہو یا جو آزادی تباہی و ہلاکت کی طرف لے جاتی ہو۔ آپ کی آزادی وہاں ختم ہو جاتی ہے جہاں سے دوسروں کا نقصان شروع ہوتا ہے۔ آپ کو سڑک پر کار چلانے کی مکمل آزادی ہے لیکن اس آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ایکسیڈنٹ کرتے پھریں آپ کے قوانیں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد: 1، صفحہ: 365

محدث فتویٰ